سوال

ایصال ثواب

جواب

میت کی طرف سے قربانی کرنے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میری دادی فوت ہوگئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہوں۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے: اصل تو یہی ہے کہ قربانی کرنا زندہ لوگوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے، اور جو کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ قربانی فوت شدگان کے ساتھ خاص ہے تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی تین اقسام ہیں: پہلی قسم: کہ زندہ کے تابع ہوتے ہوئے ان کی جانب سے قربانی کی جائے مثلا: کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرے اور اس میں وہ زندہ اور فوت شدگان کی نیت کرلے تو یہ جائز ہے۔ اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی قربانی ہے جو انہوں نے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے تھی اور ان کے اہل وعیال میں کچھ پہلے فوت بھی ہوچکے تھے۔ دوسری قسم: یہ کہ فوت شدگان کی جانب سے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرے (اور یہ واجب ہے لیکن اگر اس سے عاجز ہو تو پھر نہیں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے: توجو کوئی بھی اسے سننے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان پر ہے جو اسے تبدیل کرتے ہیں یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے۔ تیسری قسم: زندہ لوگوں سے علیحدہ اور مستقل طور پر فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی جائے (وہ اس طرح کہ والد کی جانب سے علیحدہ اور والدہ کی جانب سے علیحدہ اور مستقل قربانی کرے) تو یہ جائز ہے، فقہاء حنابلہ نے اس کو بیان کیا ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اسے اس سے فائدہ ونفع ہوگا، اس میں انہوں نے صدقہ پر قیاس کیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک فوت شدگان کےلیے قربانی کی تخصیص سنت طریقہ نہیں ہے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فوت شدگان میں سے بالخصوص کسی ایک کی جانب سے بھی کوئی قربانی نہیں کی، نہ تو انہوں نے اپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے حالانکہ وہ ان کے سب سے زیادہ عزیز اقرباء میں سے تھے۔ اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فوت ہونے والی اپنی اولاد جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں، اور تین چھوٹے بیٹے شامل ہیں کی جانب سے قربانی کی، اور نہ ہی اپنی سب سے عزیز بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیاری تھیں۔ اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی بھی صحابی سے بھی یہ عمل نہیں ملتا کہ انہوں نے اپنے کسی فوت شدہ کی جانب سے قربانی کی ہو۔ اور ہم اسے بھی غلط سمجھتے ہیں جو آج کل بعض لوگ کرتے ہیں کہ پہلے برس فوت شدہ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں اور اسے (حفرہ قربانی) کا نام دیتے اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی دوسرے کو شریک ہونا جائز نہیں، یا پھر وہ اپنے فوت شدگان کےلیے نفلی قربانی کرتے، یا ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اور اپنی اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی کرتے ہی نہیں۔ اگر انہیں یہ علم ہو کہ جب کوئی شخص اپنے مال سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرتا ہے تو اس میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں تو وہ کبھی بھی یہ کام چھوڑ کر اپنے اس کام کو نہ کریں۔ (رسالۃ احکام الاضحیۃ الذکاۃ) ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث